حضرت ابو عبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہ)

آپؓ کا نام عامر والد کا نام عبداللہ کنیت ابو عبیدہ تھی۔ والد کا نام عبداللہ تھا لیکن آپؓ اپنے دادا جراح کی نسبت سے ابو عبیدہ بن جراح کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپؓ کا تعلق قبیلۂ قریش سے تھا، حضرت ابو بکر صدیقؓ کی ترغیب پر بالکل ابتدائی دور میں اسلام لا کر سابقین اولین میں شامل ہوئے۔ حضور ﷺ نے عشرہ مبشرہ میں نام لے کر جنت کی خوشخبری سنائی اور امین الامت کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو بھی اسلام لانے کے بعد کفار کی طرف سے سختیوں کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ آپؓ نے پہلے حبشہ کی طرف اور بعد میں مدینے کی طرف ہجرت کی۔ حضرت ابو عبیدہؓ کی ماں مسلمان ہو گئی تھیں جبکہ باپ کافر تھا۔ ایمان ایک ایسی چیز ہے جس کے اندر بھی داخل ہو جاتا تھا اسے پھر سارے دنیا سے محبوب اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ ہو جاتے تھے، یہی معاملہ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کا بھی تھا۔ جنگ بدر کا موقع تھا ایک طرف مسلمان اور دوسری طرف کفار تھے، مسلمانوں کی تعداد تھوڑی تھی مگر ان کا ایمان آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔ حضرت ابن شوذب فرماتے ہیں کہ بدر کے دن ابو عبیدہ کا باپ ایک بار ابو عبیدہ کے سامنے آیا، حضرت ابو عبیدہ نے اس سے کنارہ کیا، جب اس نے کثرت سے آنا شروع کیا تو حضرت ابو عبیدہ نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، اس کو قتل کر دیا۔ اللہ عزوجل نے (سورۃ المجادلہ کی) یہ آیت نازل فرمائی جب آپ نے اپنے والد کو قتل کیا۔ ترجمہ: جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، ان کو تم ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ ان سے دوستی رکھتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے، چاہے وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے، اور اپنی روح سے ان کی مدد کی ہے، اور انہیں وہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے، اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں۔ یہ اللہ کا گروہ ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔ (سورۃ المجادلۃ: 22) (المعجم الکبیر ج 1، ح 364)۔

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت میں امین ہوتے ہیں اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔ (صحیح بخاری 3744)۔

سیدنا انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ یمن کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: ہمارے پاس ایسا آدمی بھیجیں، جو ہمیں دین کی تعلیم دے، آپ ﷺ نے سیدنا ابو عبیدہ بن جراحؓ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو ان کے ساتھ بھیجا اور فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے۔ (مسند احمد 238)۔

جنگ احد میں بھی حضرت ابو عبیدہؓ نے بڑی قربانی دی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بیان کیا کہ (احد کے دن) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ کے رخسارے زخمی تھے اور خود کی دو کڑیاں آپ ﷺ کے رخسار مبارک میں پیوست ہو چکی تھیں، جب حضرت ابو عبیدہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو انہوں نے مجھے اللہ کی قسم دے کر کہا کہ میں اس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان سے ہٹ جاؤں، پھر انہوں نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر ایک کڑی کو کھینچا، کڑی تو نکل گئی لیکن ساتھ ساتھ ابو عبیدہؓ کا ایک دانت بھی ٹوٹ گیا، پھر انہوں نے دوسری کڑی دیکھی تو پھر مجھے قسم دے کر کہا کہ میں اس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان سے ہٹ جاؤں۔ انہوں نے دوسرے دانت کے ساتھ دوسری کڑی کو کھینچا (اب کی بار بھی) کڑی نکل گئی اور ان کا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ ''اثرم الثنایا'' تھے (اثرم الثنایا اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے سامنے والے دونوں دانت جڑ سے ٹوٹے ہوئے ہوں)۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں المستدرک حاکم 4315)۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی طرف ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ابو عبیدہ بن جراحؓ کو بنایا۔ اس میں تین سو آدمی شریک تھے۔ خیر ہم مدینہ سے روانہ ہوئے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ راشن ختم ہو گیا، جو کچھ بچ رہا تھا وہ ابو عبیدہؓ کے حکم سے جمع کیا گیا تو دو تھیلے کھجوروں کے جمع ہو گئے۔ اب ابو عبیدہؓ ہمیں روزانہ تھوڑا تھوڑا اسی میں سے کھانے کو دیتے رہے۔ آخر جب یہ بھی ختم کے قریب پہنچ گیا تو ہمارے حصے میں صرف ایک ایک کھجور آتی تھی۔ وہب نے کہا میں نے جابرؓ سے پوچھا کہ ایک کھجور سے کیا ہوتا رہا ہو گا؟ جابرؓ نے کہا وہ ایک کھجور ہی غنیمت تھی۔ جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی تھی، آخر ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں بڑے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی نکل کر پڑی ہے۔ اس مچھلی کو سارا لشکر اٹھارہ راتوں تک کھاتا رہا۔ بعد میں ابو عبیدہؓ کے حکم سے اس کی پسلی کی دو ہڈیاں کھڑی کی گئیں وہ اتنی اونچی تھیں کہ اونٹ پر کجاوہ کسا گیا وہ ان کے تلے سے نکل گیا اور ہڈیوں کو بالکل نہیں لگا۔ (صحیح بخاری 4360)۔

حضرت عمرؓ نے ایک دفع حضرت ابو عبیدہؓ کے پاس چار ہزار درہم اور چار سو دینار بھیجے اور قاصد سے فرمایا دیکھنا کہ وہ کیا کرتے ہیں حضرت ابو عبیدہؓ نے انہیں تقسیم کر دیا۔ (طبقات ابن سعد ج 2)۔

حضرت عمرؓ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ کسی چیز کی خواہش کرو، ایک نے کہا: میری خواہش یہ ہے کہ یہ گھر سونے سے بھرا ہو اور میں اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ کر دوں، ایک اور نے یوں کہا: میری خواہش یہ ہے کہ یہ مکان ہیرے، جواہرات سے بھر جائے اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں۔ پھر حضرت عمرؓ نے پھر فرمایا: تم اور کوئی خواہش کرو! انہوں نے کہا: مزید ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم کیا خواہش کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ یہ گھر حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ، اور حضرت حذیفہ بن یمانؓ جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو۔ (المستدرک حاکم 5005)۔

۔ثابت بن حجاج کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: اگر میں ابو عبیدہ بن جراحؓ کو پاؤں تو بغیر مشورہ کئے میں ان کو خلیفہ مقرر کر دوں، اور اگر مجھ سے اس بابت پوچھا جائے تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کے امین کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ (المستدرک حاکم 5165)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہؓ کو بحرین وہاں کا جزیہ لینے کے لیے بھیجا اور وہ مال لے کر آئے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں صحیح مسلم INT 2961/7425)۔ آپؓ غزوہ بدر سے لیکر، احد، خیبر، خندق، بنو قریظہ، فتح مکہ کے ساتھ ساتھ دیگر غزوات میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کرتے رہے، بیعت رضوان کی بھی سعادت حاصل کی، حضور ﷺ نے ذی القصہ سریہ کی طرف چالیس آدمی دے کر آپؓ کو بھیجا، اسی طرح ذات اسلاسل میں عمرو بن عاصؓ کی مدد کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہؓ کی کمان میں ایک لشکر بھیجا ۔اس عظیم جرنیل نے جنگ یرموک، فتح دمشق، فتح حمص اور لاذقیہ میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ آپؓ کی وفات 18 ہجری کو اردن میں طاعون عمواس میں ہوئی، حضرت معاذ بن جبلؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''طاعون کی موت ہر مسلمان کے لیے شہادت کا درجہ رکھتی ہے۔'' (صحیح بخاری 2830)۔

مزید حوالا جات اس ویب سائٹ پر موجود ہیں

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/ابو_عبیدہ_بن_جراح